احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 29مارچ 2012ء 5 جمادی الاول 1433 ہجری 29/امان 1391ہش جلد 62-97 نمبر 74

الہامی راہنمائی

حدیث نبویؐ میں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کیلئے خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اس کی موت سے پہلے مطہر بنا دیتا ہے عرض کیا گیا بندہ کا پاک ومطہر ہونا کیا ہے ارشاد فرمایا عمل صالح جس کا خدا اسے الہام کرتا ہے یہاں تک کہ اسی عمل کے دوران وہ اسے اپنے پاس بلا لیتا ہے۔

(معجم الصغیر للسیوطیؒ جلد 1 صفحہ 16 (المکتبہ اسلامیہ لائل پور (فیصل آباد) پاکستان)

ایک اور حدیث ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں تفقہ بخشتا ہے اور اپنی ہدایت سے اسے بذریعہ الہام مطلع فرماتا ہے۔ (ایضاً)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا کہ تا میں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں۔ انسان کو اس بات کی ضرورت ہے کہ ایسے دلائل اس کو ملیں جن کے رُو سے اس کو یقین آجائے کہ خدا ہے۔ کیونکہ ایک بڑا حصہ دنیا کا اسی راہ سے ہلاک ہو رہا ہے کہ ان کو خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی الہامی ہدایتوں پر ایمان نہیں ہے۔ اور خدا کی ہستی کے ماننے کے لئے اس سے زیادہ صاف اور قریب الفہم اور کوئی راہ نہیں کہ وہ غیب کی باتیں اور پوشیدہ واقعات اور آئندہ زمانہ کی خبریں اپنے خاص لوگوں کو بتلاتا ہے اور وہ نہاں در نہاں اسرار جن کا دریافت کرنا انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اپنے مقربوں پر ظاہر کر دیتا ہے۔ کیونکہ انسان کے لئے کوئی راہ نہیں جس کے ذریعہ سے آئندہ زمانہ کی ایسی پوشیدہ اور انسانی طاقتوں سے بالاتر خبریں اس کو مل سکیں۔ اور بلا شبہ یہ بات سچ ہے کہ غیب کے واقعات اور غیب کی خبریں بالخصوص جن کے ساتھ قدرت اور حکم ہے ایسے امور ہیں جن کے حاصل کرنے پر کسی طور سے انسانی طاقت خود بخود قادر نہیں ہوسکتی۔ سو خدا نے میرے پر یہ احسان کیا ہے جو اس نے تمام دنیا میں سے مجھے اس بات کے لئے منتخب کیا ہے کہ تا وہ اپنے نشانوں سے گمراہ لوگوں کو راہ پر لاوے۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے آسمان سے دیکھا ہے کہ عیسائی مذہب کے حامی اور پیرو یعنی پادری سچائی سے بہت دور جا پڑے ہیں اور وہ ایک ایسی قوم ہے کہ نہ صرف آپ صراط مستقیم کو کھو بیٹھے ہیں بلکہ ہزار ہا کوس تک خشکی تری کا سفر کر کے یہ چاہتے ہیں کہ اوروں کو بھی اپنے جیسا کر لیں۔ وہ نہیں جانتے کہ حقیقی خدا کون ہے۔ بلکہ ان کا خدا انہی کی ایک ایجاد ہے۔ اس لئے خدا کے اس رحم نے جو انسانوں کے لئے وہ رکھتا ہے تقاضا کیا کہ اپنے بندوں کو ان کے دامِ تزویر سے چھڑائے اس لئے اس نے اپنے اس مسیح کو بھیجا تا وہ دلائل کے حربہ سے اس صلیب کو توڑے جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بدن کو توڑا تھا اور زخمی کیا تھا۔

(تریاق القلوب, روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 143)

یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچاوے کہ دنیا کے تمام مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے۔ اور دار النجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لاالٰہ الّا اللّٰہ............ ہے۔ (حجۃ الاسلام۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 52-53)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 455003 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

آرتھوپیڈک سرجن کی آمد

مکرم ڈاکٹر سلیم شاہد صاحب آرتھوپیڈک سرجن (ماہر امراض ہڈی وجوڑ) مورخہ 29مارچ تا 4/اپریل 2012ء فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی رجسٹریشن کروا لیں۔ مزید معلومات کیلئے ہسپتال تشریف لا کر استقبالیہ سے معلومات حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

یوم تحریک جدید

امراء وصدر صاحبان جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ سال رواں کا پہلا یوم تحریک جدید 6/اپریل 2012ء بروز جمعۃ المبارک منانے کا اہتمام فرمائیں جس میں مطالبات تحریک جدید پر خصوصی توجہ دلائی جائے اور اس کی رپورٹ سے وکالت دیوان کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

نظارت تعلیم کے انعامی سکالرشپس 2011ء

نظارت تعلیم میں مورخہ 31 جنوری 2012ءتک موصول ہونے والی درخواستوں کے مطابق فائنل رزلٹ شائع کیا جارہاہے۔

جنرل سکالرشپس

یہ سکالرشپس پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو دیئے جاتے ہیں۔ان کیلئے مزید کسی قسم کی کوئی شرط نہ ہے۔تمام پوزیشنز نظارت تعلیم میں موصول ہونے والی درخواستوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کی جاتی ہے۔خواہ بورڈ/ ادارہ میں کوئی پوزیشن نہ ہو۔

صدیق بانی میٹرک سکالرشپ

پوزیشن	گروپ	نام طالب/ طالبہ علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر (%)	بورڈ/ ادارہ
1	سائنس گروپ	نائمہ داؤد	داؤد احمد منصور	97.24	فیڈرل
1	جنرل گروپ	فائزہ مجیب	مجیب اللہ نائیک	85.05	فیصل آباد

صدیق بانی گولڈمیڈل وانعامی سکالرشپ

1	پری میڈیکل	اذکا احمد	سہیل احمد	91.09	فیڈرل
1	پری انجینئرنگ	انعم محمود	محمود اقبال	88.36	سرگودھا
1	جنرل گروپ	راجا اطہر قدوس	راجا عبدالقدوس	88.67	فیصل آباد

خورشید عطاء سکالرشپ

2	پری میڈیکل	عطیۃ الحی	ناصر احمد	91.00	سرگودھا
2	پری انجینئرنگ	عطیۃ القدیر	حافظ برہان محمد	87.82	فیصل آباد
2	جنرل گروپ	سید انوار احمد	سید محمد یاسین	87.71	فیصل آباد
3	جنرل گروپ	عائشہ مبشر	مبشر احمد	87.71	فیصل آباد

صادقہ فضل سکالرشپ

3	پری میڈیکل	شفق محمود	محمود احمد بھٹہ	90.27	فیڈرل
4	پری میڈیکل	شاذہ منیر	حافظ منیر احمد	90.18	گوجرانوالہ
3	پری انجینئرنگ	شکیب احمد	منظور احمد	87.82	فیصل آباد
4	پری انجینئرنگ	علی حماد	ظہیر احمد	87.36	لاہور
4	جنرل گروپ	حلیم احمد	قمر احمد طاہر	87.52	فیصل آباد

میڈیکل سکالرشپس

یہ سکالرشپس صرف ان طلباء وطالبات کیلئے ہیں جن کا داخلہ MBBS میں ہوچکا ہے۔جن طلباء وطالبات کے داخلہ جات MBBS میں ہو چکے ہیں صرف انہی کو یہ سکالرشپس مل سکیں گے۔پوزیشن بلحاظ نمبرز ہوتی ہے۔

مرزا مظہر احمد میڈیکل سکالرشپ

1	پری میڈیکل	اذکا احمد	سہیل احمد	91.09	فیڈرل

ڈاکٹر عبدالسمیع سکالرشپ

2	پری میڈیکل	عطیۃ الحی	ناصر احمد	91.00	سرگودھا

سندس باجوہ سکالرشپ

3	پری میڈیکل	شفق محمود	محمود احمد بھٹہ	90.27	فیڈرل
4	پری میڈیکل	شاذہ منیر	حافظ منیر احمد	90.18	گوجرانوالہ

امۃ الکریم زیروی سکالرشپ

5	پری میڈیکل	حسان احمد	محمد رفیق	91.09	سرگودھا
6	پری میڈیکل	ریحانہ احمد رمشہ	طاہر احمد بھٹی	86.82	گوجرانوالہ

ملک دوست محمد سکالرشپ

7	پری میڈیکل	فطین احمد	عبدالمومن	86.73	لاہور

حفیظن بیگم مرزا عبدالحکیم بیگ سکالرشپ

8	پری میڈیکل	یاسر احمد	طاہر احمد بھٹی	86.73	لاہور

رفیع اظہر سکالرشپ

9	پری میڈیکل	زرناب آس	محمد آس	86.55	گوجرانوالہ

دیگر سکالرشپس

یہ سکالرشپ صرف طالبات کیلئے ہے جنہوں نے انٹرمیڈیٹ کے بعد فائن آرٹس میں داخلہ حاصل کیا ہو

امۃ المنان سکالرشپ برائے فائن آرٹس

1	فائن آرٹس		کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی		
1	فائن آرٹس		کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی		

خالدہ افضل سکالرشپ

یہ سکالرشپ دوسالہ بیچلرز کرنے والے طلباء وطالبات کیلئے ہے

1	بیچلرز	سعید احمد خرم	عبدالستار	76.75	یونیورسٹی آف پنجاب
2	بیچلرز	مدثرہ مظفر	مظفر حسین	76.63	یونیورسٹی آف پنجاب

میاں عبدالحی سکالرشپ

یہ سکالرشپ ان طلباء وطالبات کیلئے ہے جنہوں نے BS کمپیوٹر سائنس یا BS ماس کمیونیکیشن میں داخلہ حاصل کیا ہو۔

1	کمپیوٹر سائنس	فراز احمد	منصور احمد بھنڈر	87.00	FAST-National University
2	ماس کمیونیکیشن	توقیر احمد وڑائچ	شبیر احمد ثاقب		یونیورسٹی آف لاہور

عبدالوہاب خیرالنساء سکالرشپ

یہ سکالرشپ صرف واقفین نو طلباء وطالبات کیلئے ہے جنہوں نے BS (چارسالہ) یا M.Sc ڈگری حاصل کی ہو۔

1	BS	عبدالمومن رضوان احمد	عبدالمنان فیاض	96.50	ایرڈ ایگریکلچر یونیورسٹی راولپنڈی
2	M.Sc	ھبۃ الوحید	عبدالمجید	88.25	سرگودھا یونیورسٹی

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم محمد شکر اللہ صاحب

دعا کی ضرورت، حقیقت اور فلسفہ

دعا کی ضرورت

دعا ایک فطری جذبہ ہے۔ دعا کے بغیر انسان رہ ہی نہیں سکتا۔ دعا کے فوائد میں سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے خدا تعالیٰ کے غیر معمولی فضل نازل ہوتے ہیں۔ دعا بذات خود ایک لذیذ چیز ہے۔ مثال کے طور پر یوں سمجھ لو کہ ایک ناز پروردہ لاڈلا بچہ جب امید، یقین اور ذوق و شوق سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ اپنے نازبردار باپ سے کوئی دل پسند چیز مانگتا ہے تو اس مانگنے میں کس قدر لذت اور خوشی ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ لذت والی چیز دعا ہے۔

دعا کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ وہ اس قسم کا سوال ہے جس کے متعلق کسی نے کہا ہے ع

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

یعنی سوال کرنا موت ہے اور مانگنے والے کو چاہئے کہ وہ اپنے آقا کے دروازے پر مر جائے تب اسے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

جیسا اثر دعا میں ہے ویسا اور کسی شے میں نہیں ...... خدا کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہئے۔ اس کے اذن کے بغیر تو کوئی جان بھی نہیں نکل سکتی۔ خواہ کیسے ہی شدید عوارض ہوں۔ ناامید ہونے والا بت پرست سے بھی زیادہ کافر ہے"۔

(الحکم 10راکتوبر 1905ء ص3 کالم 4,3)

دعا کی حقیقت و فلسفہ

مثنوی میں مولانا روم نے لکھا ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک درویش سے کہا جب تجھ پر خدا کی تجلی نازل ہو اور تو خدا کے قرب میں ہو تو مجھے یاد کرنا۔ درویش نے جواب دیا جب میں اس کے حضور پہنچتا ہوں اور اس آفتاب جمال کی تاب مجھ پر تجلی ڈالتی ہے تو میں خود بھی اپنے آپ کو یاد نہیں رہتا تمہیں کیسے یاد کروں گا؟ لیکن خداوند تعالیٰ جب خود کسی انسان کو پسند کر کے اسے اپنے آپ میں مستغرق کرتا ہے تو اگر کوئی اس انسان کا دامن پکڑ لے اور اپنی حاجت روائی کے لئے اس سے درخواست کرے اور وہ حضوری کے وقت اس حاجت مند کے لئے خدا سے عرض کرے۔ تو خدا تعالیٰ وہ حاجت پوری کر دیتا ہے۔

حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک بادشاہ تھا ایک بندہ خاص اس کا بہت مقرب تھا وہ غلام جب بادشاہ کے محل سرائے کی طرف جانے لگتا۔ تو حاجت مند لوگ اپنی حاجتیں لکھ کر رقعہ اسے دیتے کہ وہ بادشاہ کے حضور میں پیش کر دے۔ وہ ان رقعوں کو چمڑے کی تھیلی میں ڈال لیتا۔ لیکن جب وہ بادشاہ کے حضور میں پہنچتا تو بادشاہ کے حسن و جمال کی تاب نہ لاسکتا اور بے ہوش ہو جاتا۔ بادشاہ معشوقانہ انداز سے اس کے سینہ، جیب اور چمڑے کی تھیلی کی تلاشی لیتا کہ یہ بندہ جو میرے حسن و جمال میں مستغرق ہے۔ آخر اس کے پاس کیا ہے؟ رقعے نکال لیتا اور ہر رقعہ کی پشت پر حاجت روائی کا حکم لکھ دیتا اور تمام رقعے پھر چمڑے کی تھیلی میں ڈال دیتا۔ چنانچہ جس کسی نے اپنے رقعہ میں جو کچھ لکھا وہ اسے مل جاتا بلکہ جو کچھ لکھا ہوتا اس سے دگنا مل جاتا اور کوئی محروم نہ رہتا۔ بادشاہ کے دوسرے بندے جو ہوش و حواس میں ہوتے، انہیں سمجھ میں نہ آتی کہ حاجت مندوں کی حاجتیں وہ کس طرح بادشاہ کے سامنے پیش کریں۔ جب وہ ایسی درخواستیں بادشاہ کے سامنے پیش بھی کرتے تو سو میں سے بمشکل ایک حاجت مند کی حاجت روائی ہوتی۔

وہی دعا مقبول ہوتی ہے جو جذبہ اور تڑپ کے ساتھ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ بندہ کی نیت اور اس کے ارادہ کو دیکھتا ہے۔ یہ نہیں دیکھتا کہ اس کی ظاہری حالت کیا ہے اور اس کے منہ سے کس قسم کے الفاظ نکل رہے ہیں۔

مثنوی میں مولانا روم نے لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ جنگل سے گزر رہے تھے کہ انہوں نے دیکھا کہ ایک گڈریا بیٹھا ہے اور وہ اپنی گڈری میں سے جوئیں نکال رہا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ یا اللہ اگر تو مجھے مل جائے تو میں اپنی بکریوں کا تازہ دودھ تجھے پلاؤں۔ اے اللہ اگر تو مجھے مل جائے تو میں تیرے پیر دباؤں۔ تجھے کانٹے چبھ جائیں تو میں تیرے کانٹے نکالوں۔ تجھے جوئیں پڑ جائیں تو تیرے کپڑوں میں سے جوئیں نکالوں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب یہ سنا تو اسے سوٹا مارا اور کہا احمق خدا کی ہتک کرتا ہے۔ کیا اللہ بھی بھوکا اور پیاسا ہوسکتا ہے۔ وہ تو رازق ہے سارے جہاں کو روزی دیتا ہے لیکن اگر اسے بھوک بھی لگے تو کیا وہ تیری بکریوں کا ہی دودھ پیئے گا اور وہ تو طاقتور خدا ہے مگر تیرے نزدیک وہ ننگے پاؤں پھر رہا ہے اور اسے جوتی تک نصیب نہیں اور کانٹے اس کے پاؤں میں چبھ جاتے ہیں۔ پھر تو یہ سمجھتا ہے کہ تیری طرح اس نے سڑی ہوئی گڈری پہنی ہوئی ہے اور اس میں جوئیں پڑی ہوئی ہیں۔ وہ بیچارہ تو جوش محبت میں اس طرح پیار کی باتیں کر رہا تھا کہ گویا خدا ایک معصوم بچہ ہے جو اس سے اپنی گود میں اٹھایا ہوا ہے مگر جب اسے سوٹا پڑا تو دل پکڑ کر اور مایوس ہو کر بیٹھ گیا۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر الہام نازل کیا کہ اے موسیٰ تو نے آج ہمارے بندے کا دل بہت دکھایا۔ اے موسیٰ تو اپنے علم کے مطابق ہم سے محبت کرتا ہے اور وہ اپنے علم کے مطابق ہم سے محبت کا اظہار کر رہا تھا۔ تیرا کیا حق تھا کہ تو اس کی باتوں میں دخل دیتا ہمیں تو اس کی یہی باتیں پیاری لگ رہی تھیں۔

حضرت مسیح فرماتے ہیں:۔

جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے۔ بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت سے اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے...... اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہوسکتی سو اسی کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دعا کرنے والوں کو ملتی ہے۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 ص 237)

دعا کیوں قبول نہیں ہوتی؟

ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت ابراہیم ادھمؒ سے پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ ہم خدا کو پکارتے ہیں اور وہ ہماری دعا کو قبول نہیں کرتا۔ ابراہیم ادھمؒ نے فرمایا اس لئے کہ:

خدا تعالیٰ کو جانتے ہو مگر اس کی عبادت نہیں کرتے اور اس کے رسول برحق کو پہچانتے ہو مگر اس کی سنت کی پیروی نہیں کرتے اور قرآن پڑھتے ہو مگر اس پر عمل نہیں کرتے اور حق تعالیٰ کی نعمت کھاتے ہو مگر اس کا شکر ادا نہیں کرتے اور جانتے ہو کہ بہشت مطیع اور فرمانبردار لوگوں کے لئے آراستہ ہے اور باوجود اس کے اس کی طلب نہیں کرتے اور جانتے ہو کہ دوزخ کو گناہگاروں کے لئے آہنی زنجیروں سے آراستہ کیا گیا ہے اور پھر اس سے نہیں بھاگتے اور جانتے ہو کہ شیطان ہمارا دشمن ہے مگر اس کے ساتھ عداوت کے بجائے موافقت رکھتے ہو اور جانتے ہو کہ موت ضرور آئے گی لیکن موت کا سامان نہیں کرتے اور ماں باپ اور فرزندوں کو خاک میں دفن کرتے ہو مگر عبرت حاصل نہیں کرتے اور اپنے عیبوں سے باز نہیں رہتے دیتے اور دوسروں کی عیب جوئی میں مشغول رہتے ہو۔ پس جب آدمی کا یہ حال ہو اس کی دعا کیونکر قبول ہو"۔

(حکایات صوفیہ ص99 مصنف طالب ہاشمی)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں ہوسکتا جب تک خدا اسے پاک نہ کرے۔ جب تک اتنی دعا نہ کرے کہ مر جاوے۔ تب تک سچی تقویٰ حاصل نہیں ہوتی اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہئے۔ اب سوال ہوسکتا ہے کہ اسے کیسے طلب کرنا چاہئے تو اس کے لئے تدبیر سے کام لینا ضروری ہے جیسے ایک کھڑکی سے اگر بدبو آتی ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ یا اس کھڑکی کو بند کرے یا بدبودار شے کو اٹھا کر دور پھینک دے۔ پس کوئی اگر تقویٰ چاہتا ہے اور اس کے لئے تدبیر سے کام نہیں لیتا تو وہ بھی گستاخ ہے کہ خدا کے عطا کردہ قویٰ کو بیکار چھوڑتا ہے۔ ہر ایک عطا الٰہی کو اپنے محل پر صرف کرنا اس کا نام تدبیر ہے۔...... ہاں جو نری تدبیر پر بھروسہ کرتا ہے وہ بھی مشرک ہے اور اسی بلا میں مبتلا ہو جاتا ہے جس میں یورپ ہے۔ تدبیر اور دعا دونوں کا پورا حق ادا کرنا چاہئے۔ تدبیر کر کے سوچے اور غور کرے کہ میں کیا شے ہوں۔ فضل ہمیشہ خدا کی طرف سے آتا ہے۔ ہزار تدبیر کرو ہرگز کام نہ آوے گی جب تک آنسو نہ بہیں۔ سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعہ سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا۔ ایک دن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا۔ ہر روز دیکھنا چاہئے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں۔ نماز کی ظاہری صورت پر اکتفا کرنا نادانی ہے۔ اکثر لوگ رسمی نماز ادا کرتے ہیں اور بہت جلدی کرتے ہیں جیسے ایک ناواجب ٹیکس لگا ہوا ہے۔ جلدی گلے سے اتر جاوے۔ بعض لوگ نماز تو جلدی پڑھ لیتے ہیں لیکن اس کے بعد دعا اس قدر لمبی مانگتے ہیں کہ نماز کے وقت سے دگنا تگنا وقت لے لیتے ہیں حالانکہ نماز تو خود دعا ہے جس کو یہ نصیب نہیں ہے کہ نماز میں دعا کرے اس کی نماز ہی نہیں چاہئے کہ اپنی نماز کو دعا سے مثل کھانے اور سرد پانی کے لذیذ اور مزیدار کر لو۔

(ملفوظات جلد سوم ص 591)

قبولیت دعا سے متعلق ایک وضاحت

قبولیت دعا سے یہ مراد نہیں ہوتی کہ بعینہٖ اسی شکل میں دعا قبول ہو جس شکل میں وہ کی گئی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اسے جس رنگ میں انسان کے لئے مفید سمجھتا ہے اسے قبول فرماتا ہے۔ انسان تو کمی علم کی وجہ سے بعض دفعہ اپنے لئے ایسی چیز بھی مانگ لیتا ہے جو حقیقت میں اس کے لئے نقصان کا باعث ہوتی ہے۔ جس طرح بچہ آگ کا چمکتا ہوا انگارا دیکھ کر اسے لینا چاہتا ہے لیکن اس کی ماں جانتی ہے کہ اس کا ہاتھ جل جائے گا۔ اس لئے اس

کے قریب جانے نہیں دیتی۔ البتہ اسے کوئی اور اچھی چیز دے کر اسے تسلی دیتی ہے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی ایسی دعائیں قبول نہیں فرماتا جو اسے جسمانی یا روحانی نقصان پہنچانے والی ہوں بلکہ اپنے بے پایاں فضل سے اس دعا کو کسی اور شکل میں قبول فرمالیتا ہے۔اس سے کبھی دل گیر نہیں ہونا چاہئے کہ ہماری دعا اس طرح منظور نہیں ہوئی جس طرح ہم نے چاہا تھا۔ ہمارا رحیم و کریم خدا ہمیں جو کچھ اس کے نتیجہ میں دیتا ہے وہی درحقیقت ہمارے لئے بہتر ہوتا ہے۔

دعا اور توکل

دعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہے کہ خداتعالیٰ کی نصرت پر یقین کامل ہو ایک پیاری مثال بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

’’حضرت ابن عباسؓ سے کسی نے پوچھا سب سے زیادہ توجہ سے آپ کس کا کام کیا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں اس شخص کا کام سب سے زیادہ توجہ سے کرتا ہوں جو مجھے کہہ دے کہ اے ابن عباس تیرے سوا میرا یہ کام کوئی اور شخص نہیں کرسکتا۔ اگر ابن عباسؓ کے دل میں اتنی غیرت ہوسکتی ہے کہ جب کوئی شخص ان پر بھروسہ کرے تو وہ ان کا کام کردیں تو کیا ہمارے مولیٰ میں اتنی بھی غیرت نہیں کہ ہم کہیں خدایا تیرے سوا ہمارا کوئی مددگار نہیں تو وہ ہماری التجا نہ سنے ایسا کبھی نہیں ہوسکتا بلکہ جب ہم یقین سے کہیں کہ خدایا تو نے ہی یہ کام کرنا ہے تو وہ کام پورا بھی کردیتا ہے۔مگر نقص یہی ہے کہ یقین کی کمی ہے منہ سے تو کہتے ہیں خدایا یوں کر مگر دل خدا کی نصرت پر یقین نہیں رکھتا۔ ایسی دعا خدا کی درگاہ سے رد کر دی جاتی ہے......‘‘ (الفضل 11 جون 1931ء)

آخر میں میں حضرت مسیح موعود کے بابرکت ارشاد پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔آپ فرماتے ہیں:۔

جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی۔

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد 19 ص 21)

پس خدا تعالیٰ کرے کہ ہماری دعا ہمارے دلوں سے نکلے خدا تعالیٰ پر یقین اور ایمان رکھتے ہوئے نکلے تا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہو۔اللہ تعالیٰ وہ نہیں دیتا جو آپ کو اچھا لگتا ہے بلکہ اللہ وہ دیتا ہے جو آپ کے لئے اچھا ہوتا ہے۔ ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

(کلام محمود)

عبدالسلام

ہم نے جس طرح عظمت کو پیوند زمین کر دیا

تحریر: واجد شمس الحسن، پاکستان ہائی کمشنر برطانیہ
ترجمہ: زکریا ورک کینیڈا

پاکستان کے اخبار دی نیوز کی 12 فروری 2012ء کی اشاعت میں مسعود حسن کا مضمون ’’ہم بمقابل ڈاکٹر عبدالسلام‘‘ شائع ہوا تھا۔اس میں اضافے کے طور پر برطانیہ میں پاکستان کے ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کا مضمون دی نیوز میں 18 فروری 2012ء کو شائع ہوا۔ ذیل میں اس کا اردو ترجمہ قارئین الفضل کے ازدیاد علم کے لئے دیا جاتا ہے۔

آداب

واجد شمس الحسن صاحب مضمون نگار مسعود حسن کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

یہ نہیں کہ میں ان بیتے دنوں کو یاد کر رہا ہوں جب دی نیوز کا کراچی میں ایڈیٹر تھا جس میں آپ تواتر سے کالم لکھا کرتے تھے، لیکن میں آپ کی تحریروں کا ہمیشہ سے مداح رہا ہوں یہ سوچے بغیر کہ ان کا متن کیا تھا۔ اگرچہ ان دنوں میں زیادہ تر ایسا نہیں کر سکا، لیکن میں خود کو روکے بغیر نہ رہ سکا کہ آپ کے مضمون "ہم بمقابلہ ڈاکٹر سلام" کی تعریف کروں جو 12 فروری کے دی نیوز کی زینت بنا تھا۔

جب میں نے آپ کی نگارش کو پڑھنا شروع کیا تو مجھے یقین نہ آیا کہ ایسا آج کے پاکستان میں ہوا تھا۔ میں نے مضمون شروع سے آخر تک پڑھا، اور مجھے شدید صدمہ پہنچا کہ یہ سب گویا سپنا تھا جس میں سے ہم سب خیریت سے گزرنا چاہیں گے۔ بہرکیف اس کا اختتام اتنا اچھا تھا کہ اس کے سچے ہونے پر شک ہوتا ہے۔

ہم کتنے افسوس ناک اور خوفناک مقام پر پہنچ گئے ہیں، ہم اچھی چیزوں کے بارے میں محض سپنے دیکھ سکتے ہیں، امید کے خلاف پر امید ہوتے ہوئے کہ ایک نہ ایک روز ہم قائد اعظم کے پاکستان کے بارے میں ان کے ویژن کی طرف واپس لوٹ آئیں گے۔ وہ ویژن یہ تھا کہ اس قسم کے پگلے پن کیلئے کوئی جگہ نہیں تھی جو ہمارے ملک پر چھائی ہوئی ہے، اور جس نے اس کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ جنہوں نے پاکستان کو ایک ترقی یافتہ، روادار، مساوات انسانی کی علمبردار ریاست بنانا تھا جس کا فرقہ واریت اور شدت پسندی سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے تھا۔ قائداعظم نے دو ٹوک فرمایا تھا کہ مذہب کو امور ریاست سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

میں وہ دن کبھی فراموش نہیں کر سکتا جب آکسفورڈ میں پروفیسر عبدالسلام سے ملاقات اور آداب بجا لانے کیلئے حاضر ہوا تھا۔ یہ واقعہ جولائی 1994ء کا ہے جب میں برطانیہ میں پاکستان کے ہائی کمشنر کے عہدہ پر متمکن ہوا ہی تھا۔ پاکستان سے روانگی سے قبل اس وقت کی وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو سے سرکاری ملاقات و ہدایات کے دوران انہوں نے مجھ سے پروفیسر سلام کی گرتی ہوئی صحت کا ذکر کیا اور ہدایت کی کہ میں پہلی فرصت میں ہی ملاقات کر کے ان کی نیک خواہشات، اور صحت یابی کی دعائیں ان تک پہنچاؤں۔

چنانچہ میں ڈاکٹر سلام کے در دولت پر حاضر ہوا۔ وہ اپنی اہلیہ اور بیٹی کے ہمراہ قیام پذیر تھے اور ان کی صحت بہت دگرگوں حالت میں تھی۔ میری ان سے ملاقات ایک گھنٹہ سے زیادہ تک رہی اور جذباتی طور پر یہ تباہ کن تھی۔ وہ خود اور ان کی فیملی مجھے دیکھ کر حیران ہوئے، ایک اجنبی جو اپنے ملک کے ہائی کمشنر کے عہدہ پر فائز ہے ان کے دروازہ پر دستک دے رہا ہے۔ جب میں نے ڈاکٹر سلام کو وزیراعظم کا پیغام پہنچایا اور ان کی صحت کے متعلق ان کی تشویش سے آگاہ کیا تو ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیل رواں جاری ہوگیا۔ (وہ ان دنوں پارکنسن بیماری کی ایڈوانس سٹیج پر تھے اور قوت گویائی مفقود تھی)۔

ڈاکٹر سلام نے لب کشائی کرنے کی کوشش کی لیکن وہ میری سمجھ سے باہر تھا جو وہ کہنا چاہ رہے تھے۔ ان کی بیٹی نے ترجمان کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے بتلایا کہ وہ محترمہ بے نظیر بھٹو کا شکریہ ادا کرنا چاہتے اور یاد آوری پر ممنون احسان ہیں۔ وزیراعظم کی طرف سے میں نے ان کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا، اعلیٰ قسم کے باسمتی چاولوں کا ایک تھیلا اور آم۔ وہ اس اظہار مؤدت پر جذبات سے مغلوب ہوگئے۔ میں نے ان سے یہ بھی عرض کیا کہ اگر ان کو کسی قسم کی مدد، تعاون، یا کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو وزیراعظم ہر ضرورت کو پورا کرنے پر مسرت محسوس کریں گی۔ اس کے بعد ایسا دل دوز منظر سامنے آیا جو میں کبھی بھی طاق نسیاں پر نہیں رکھ سکوں گا۔ اشاروں، کنایوں سے بمشکل انہوں نے قلم اور کاغذ طلب کیا اور اپنی آخری تمنا کو صفحہ قرطاس پر اتارا۔ وہ پاکستان میں دفن ہونا چاہتے تھے۔

میں یہ عجیب و غریب قسم کی خواہش دیکھ کر شش و پنج میں مبتلا ہوگیا کیونکہ جہاں تک میرے علم کا تعلق تھا عام پاکستانیوں کے خاندانوں کے فوت شدہ اعزہ کو مادر وطن میں دفنائے جانے پر کوئی پابندی نہیں تھی۔ میں یہ جاننے سے عاری تھا کہ انہوں نے کیونکر محسوس کیا کہ ان کو ان کے جلیل القدر مرتبے کے پیش نظر طمطراق سے اور شایان شان تدفین نہیں دی جائے گی۔ میں نے ان کو درازی عمر کی دعا دی اور یقین دلایا کہ ان کی موت پر ان کی خواہش کے مطابق باعزت طریق سے ان کو پیوند زمین کیا جائے گا۔ چونکہ یہ عظیم انسان شکوک میں مبتلا تھا میں نے ان کی آخری خواہش وزیراعظم تک پہنچا دی جنہوں نے مجھے تاکید کی کہ میں ڈاکٹر سلام اور ان کے خاندان کو یقین دہانی کرادوں کہ ان کو حکومتی عزت و احترام سے ان کی مطلوبہ جگہ پر پیوند خاک کیا جائے گا۔

آکسفورڈ سے واپسی پر میں نے اس نابغہ روزگار سائنسدان سے ملاقات کی تفصیلی رپورٹ وزیر اعظم کو ارسال کردی۔ اگرچہ اس وقت میری یادداشت اتنی اجاگر نہیں، تاہم میری موہوم یاد کے مطابق محترمہ نے ڈاکٹر سلام کی عزت افزائی کیلئے متعدد اقدامات اٹھانے کا حکم ارشاد فرمایا تھا۔ انہوں نے وطن عزیز کی کسی ایک بڑی یونیورسٹی میں ڈاکٹر سلام چیئر قائم کرنے کی منظوری دی اور یہ بھی کہ ایک یونیورسٹی ڈاکٹر سلام کے نام سے منسوب کی جائے یا قائم کی جائے۔ وزیراعظم کے ترجمان فرحت اللہ بابر اور میں نے اس ضمن میں کچھ کاغذی کارروائی مکمل کی تا اس پر عمل درآمد ہو سکے۔ افسوس صد افسوس کہ تمام کام میں خلل پڑ گیا جب پاکستان پیپلز پارٹی سے برگشتہ فاروق لغاری نے حکومت کو سبکدوش کر دیا۔ ڈاکٹر سلام کو پاکستان میں آسودہ خاک کیا گیا لیکن یہ حکومتی شان و شوکت یا عزت و احترام والی تدفین نہیں تھی، نہ ہی کسی حکومتی منصب دار نے تجہیز و تکفین میں شرکت کی۔

آپ کے مضمون نے ہماری تاریخ کی دل دکھانے والی المیہ کہانی کو بیان کیا ہے جو یہ بتلاتی ہے کہ ہم جو کچھ آجکل ہیں ہم ایسے کیوں بن گئے، ہم نے اپنے مشاہیر ان پر فخر کرنا نہیں سیکھا، ہم ان کی یادوں کو ملیا میٹ کر رہے ہیں، ان سے لاتعلقی کا اظہار کرتے اور ان کو پھانسی لگاتے ہیں۔ ہم ان کو موت کے گھاٹ اتارنے کیلئے سازشیں کرتے کیونکہ انہوں نے پابہ زنجیر عوام کو طاقت عطا کی تھی۔ لبنان کے عظیم شاعر و فلاسفر خلیل جبران نے ہمارے جیسے لوگوں کے متعلق کہا تھا۔

اس قوم پر صد افسوس جو لٹیرے کو ہیرو تسلیم کرتی، اور جو چمک دمک والے فاتح کو سخی جانتی ہے۔

مکرم محمود احمد منگلا صاحب

حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی یاد میں

حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے خدا کے فضل وکرم سے غیر معمولی عمر یعنی 106 سال پائی۔ آپ کو زبردست جماعتی خدمات کا موقع ملا۔ متعدد کلیدی عہدوں پر آپ فائز رہے۔

خاکسار کو یہ شرف حاصل ہے کہ سرگودھا میں ہماری رہائش بھی اس حلقہ میں تھی جہاں حضرت مرزا صاحب رہائش پذیر تھے اور بچپن سے ہم اس شفیق وجود کی عنایات کے مورد بنتے رہے۔ پھر جب خاکسار سن شعور کو پہنچا تو مرزا صاحب سے ایک گہرا ذاتی تعلق قائم ہوا۔ ایک عرصہ تک مرزا صاحب کی قربت نصیب رہی۔

آپ پیشہ کے اعتبار سے وکیل تھے۔ میری نظر میں آپ کی تمام تر کامیابی آپ کی سچائی اور دیانتداری کی وجہ سے تھی۔ آپ نے کبھی جھوٹ کا ساتھ نہ دیا۔ اس ضمن میں آپ کا ایک واقعہ قارئین کی نذر کرتا ہوں۔ آپ نے بتایا کہ ایک دفعہ مجھے ایک صاحب نے ایک کیس دیا۔ جب میں نے مطالعہ کیا تو مجھے اس میں صداقت نظر نہ آئی۔ چنانچہ اگلی پیشی کے دوران میں نے اسے کہا کہ تم اس کے لئے گواہ کہاں سے لاؤ گے۔ اس نے مجھے بتایا کہ یہ صاحب گواہی کے لئے آئے ہیں۔ میں نے ان صاحب سے کہا کہ اس جھوٹے کیس کے لئے کیسے گواہی پر آمادہ ہو گئے تو انہوں نے مجھے جواب میں کہا کہ رقم کی خاطر میں گواہی دے رہا ہوں۔ یہ معلوم ہونے پر اس شخص سے لی ہوئی رقم اسے واپس کرتے ہوئے میں نے اس کا کیس لینے سے انکار کر دیا۔

ایک مرتبہ آپ نے بتایا کہ میں نے فیصلہ کیا کہ وکالت کے پیشے کو چار گھنٹے سے زیادہ وقت نہ دیا جائے اور باقی وقت دینی علوم کے لئے استعمال کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فضل فرمایا کہ اس کے باوجود میں ہمیشہ کامیاب وکلاء میں شمار کیا جاتا تھا۔ مجھے وکلاء کہا کرتے تھے کہ مرزا صاحب مصلّے کے نیچے سے رقم نکال لاتے ہیں۔

حضرت مرزا صاحب دلوں پر راج کرتے تھے۔ میرے والد صاحب محترم برکت اللہ منگلا ایڈووکیٹ کو بھی آپ سے بہت محبت تھی۔ میری ٹرانسفر جب سرگودھا سے فیصل آباد ہوئی تو میں نے اپنی رہائش کا بندوبست ربوہ میں کیا روزانہ ربوہ سے فیصل آباد آتا جاتا تھا۔ میں نے اپنے والد صاحب سے عرض کی کہ آپ بھی ہمارے پاس ربوہ مستقل رہائش اختیار کریں۔ آپ فرمانے لگے کہ جب تک حضرت مرزا عبدالحق صاحب اس محلّہ میں موجود ہیں میں کسی دوسرے شہر میں رہنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت ڈالے اگر یہ اللہ کے پاس چلے گئے تو پھر جہاں کہو گے وہاں رہائش اختیار کرلوں گا۔ آپ کو کیا معلوم تھا کہ آپ کا بلاوا حضرت مرزا عبدالحق صاحب سے پہلے آجانا ہے آپ کو نامعلوم افراد نے گھر میں داخل ہو کر راہ مولیٰ میں قربان کر دیا تھا۔

ایک دفعہ خاکسار نے آپ سے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میری اور میرے بچوں کی عمر بھی اللہ تعالیٰ آپ کو دے دے۔ آپ نے مجھے گلے لگایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کی عمریں مبارک کرے۔ خاکسار کی بیٹی ماریہ محمود 1998ء میں سرگودھا میں پیدا ہوئی چونکہ ہم آپ کے بالکل قریب رہائش رکھتے تھے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے متبرک شہد لیا تھا اور میری خواہش ہے کہ میں بچی کو آپ کے پاس لاؤں اور آپ اسے وہ تبرک بھی کھلائیں اور اس کے کان میں نداء بھی دیں۔ آپ نے سن کر مبارکباد دی اور فرمانے لگے نہیں میں آپ کے گھر خود آتا ہوں۔ چنانچہ آپ گھر پر تشریف لائے اور تقریباً آدھا گھنٹہ وہاں گزارا اور بچی کو تبرک بھی کھلایا اور نداء بھی دی۔

اپنے کالج کے زمانہ کا واقعہ یوں بیان کیا۔ جب میں طالب علم تھا اور میری داڑھی کے بال نکل رہے تھے اور میں شیو نہیں کرتا تھا کیونکہ میں شروع سے ہی داڑھی رکھنے کا شوق رکھتا تھا۔ بعض طالب علم کالج کے بورڈ پر میرے کارٹون بنا دیتے اور مذاق بھی کرتے لیکن میں ان کی پرواہ نہ کرتا۔

آپ کی دل موہ لینے والی شخصیت کا گہرا اثر اپنوں کے علاوہ بیگانوں پر بھی ہوتا تھا۔ اس کا آئینہ دار یہ واقعہ ہے جو آپ کے بڑے بیٹے مکرم مرزا ناصر احمد صاحب نے مجھے سنایا۔ 1947ء میں تقسیم ہند ہوئی۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب اس وقت گورداسپور شہر میں تھے اور وہیں وکالت کی پریکٹس کرتے تھے۔ فسادات انڈیا کے مختلف حصوں میں شروع ہو چکے تھے۔ آپ کی خدمت میں ہندوؤں اور سکھوں کے لیڈر حاضر ہوئے اور عرض کی کہ جب تک آپ گورداسپور میں ہیں کسی مسلمان کو نقصان نہیں ہوگا۔ لہٰذا جب تک آپ گورداسپور میں قیام پذیر تھے کسی مسلمان کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب مسلم لیگ کے ضلعی سیکرٹری بھی تھے۔

آپ نے بتایا جب میں شملہ میں زیر تعلیم تھا اور میری جوانی کی عمر تھی جس جگہ میری رہائش تھی اس کے سامنے ایک گھر تھا اور وہاں ایک لڑکی رہتی تھی۔ وہ اکثر مجھے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتی تھی لیکن میں اسے کوئی توجہ نہیں دیتا تھا ایک دفعہ جب میں اکیلا گھر میں تھا تو وہ لڑکی کسی طرح میرے گھر میں داخل ہوگئی اور مجھے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی تو میں نے سختی سے اسے گھر سے نکال دیا۔

فرمایا جب بھی مجھے کوئی مشکل درپیش ہوتی تو میں اپنے خدا کو اپنا یہ عمل پیش کرتا کہ میں محض تیری رضا کے لئے اس بدی سے بچا اب تو ہی میری یہ مشکل آسان فرما دے اور میرا تمام طاقتوں کا مالک خدا میری مشکلیں آسان فرما دیتا۔

آپ کو مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ آپ نے ایک دفعہ بتایا کہ میں نے حضرت مسیح موعود کی تمام کتب کو کئی مرتبہ پڑھا ہے۔ جب بڑھاپے میں کمزوری کی حالت میں لیٹے ہوئے ہوتے تھے تو کئی دفعہ خاکسار کو الفضل پڑھ کر سنانے کے لئے کہتے تھے۔

1974ء میں جب احمدی احباب کے گھروں کو جلایا گیا تو آپ کے گھر کو بھی نذر آتش کیا گیا۔ آپ کا کافی نقصان ہوا۔ اس وقت آپ قرآن مجید کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھے جبکہ آگ لگی ہوئی تھی اور گھر کا تمام قیمتی سامان جلایا جا رہا تھا مگر آپ کی جان آپ کی لائبریری تھی جس میں بہت نایاب کتب بھی تھیں۔ آپ کو اگر کسی چیز کی بہت فکر تھی تو وہ آپ کی کتب تھیں۔ آپ کی زندگی کتب کے بغیر ایسی تھی جیسے مچھلی پانی کے بغیر۔

گھر جلائے جانے کے چار روز بعد اس وقت کے پنجاب اور دیگر اعلیٰ افسران آپ کے گھر آئے اور آپ سے نقصان کا افسوس کیا تو آپ فرمانے لگے کیسا افسوس! ایک مومن کو اللہ تعالیٰ ایک سجدہ میں جو لذتیں عطا کر دیتا ہے اس کے سامنے ان سب چیزوں کی حیثیت ہی کیا رہ جاتی ہے۔

ایک دفعہ آپ نے اپنی دعا کی قبولیت کا دلچسپ واقعہ سنایا کہ میں گورداسپور سے ہفتہ کو قادیان جاتا تھا۔ اتوار کا دن قادیان بسر کرتا اور پیر کے دن واپس آجاتا تھا۔ اس روٹین میں کبھی کبھار ناغہ بھی ہو جاتا تھا اس زمانہ میں بٹالہ سے قادیان گاڑی نہیں چلتی تھی اور میں گورداسپور سے قادیان سائیکل پر آتا تھا یہ تقریباً 12 میل سفر بنتا تھا۔ تین سال تک میرا یہ سفر اسی طرح رہا۔ فرمانے لگے کہ قادیان کے سفر کے لئے کچھ عرصہ راستے میں گھوڑا بھی رکھا۔ کچھ سفر سائیکل پر اور کچھ سفر گھوڑے پر طے کر لیتا۔ گھوڑا اس لئے رکھا کیونکہ سارا سفر سائیکل پر موزوں نہ تھا۔ بعض جگہ بورڈ لگے ہوتے تھے کہ آفتاب غروب ہونے کے بعد سفر نہ کریں۔ راستے میں ڈاکے وغیرہ پڑتے ہیں۔ ایک مرتبہ جب آدھا سفر سائیکل پر طے کیا تو اچانک سائیکل پنکچر ہوگیا۔ مجھے پنکچر لگانا بھی نہیں آتا تھا۔ ابھی ایک گھنٹے کا سفر باقی تھا اور اگر پیدل چلتا تو مزید تین گھنٹے لگتے۔ میں نے سائیکل کھڑی کر کے دعا کی اے خدا! تو میری مدد فرما۔ جب دعا ختم کی تو دیکھا کہ ایک سکھ سائیکل پر آرہا تھا اس کے معلوم کرنے پر میں نے بتایا کہ سائیکل پنکچر ہو گیا ہے اس نے سامان نکالا اور سائیکل کو پنکچر لگا دیا۔ میں نے اپنے خدا کا شکر ادا کیا اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔

ایک دفعہ جب آپ کو مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب جنرل چیک اپ کے لئے CMH راولپنڈی لے گئے (ان دنوں آپ کچھ علیل بھی تھے) تو وہاں ہسپتال میں آپ دو بجے تہجد کے لئے بیدار ہوتے اور اپنے رب کے حضور دعاؤں کا یہ سلسلہ جاری رہتا۔ تمام سٹاف جو وہاں رات کی ڈیوٹی پر موجود ہوتا تھا آپ کو بڑی محبت کی نظر سے دیکھتا اور بہت متاثر ہوتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ پاکیزہ نمونہ بذات خود بہت بڑی دعوت الی اللہ ہے۔

ایک دفعہ آپ نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کسی نے مجھے دودھ کا ایک پیالہ دیا ہے میں نے وہ دودھ کا پیالہ پیا تو وہ اتنا مزیدار تھا کہ اس کی لذت میرے تمام جسم میں پھیل گئی۔ صبح جب میں بیدار ہوا تو وہ لذت میرے منہ اور جسم میں محفوظ تھی میں نے اس دن صبح ناشتہ بھی نہ کیا کہ وہ لذت دیر تک قائم رہے۔

خلفائے کرام کے ساتھ آپ کا قریبی تعلق تھا آپ نے ایک دفعہ بتایا کہ جب میں نیا نیا سرگودھا آیا ایک دن بغیر اطلاع کے حضرت مصلح موعود مجھے ملنے تشریف لے آئے اور فرمایا کہ میں صرف آپ کی رہائش دیکھنے آیا ہوں کہ آپ یہاں سہولت سے ہیں یا نہیں؟

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع کو بھی آپ سے بے انتہا محبت تھی۔ چند ایک واقعات درج ذیل ہیں۔

ایک دفعہ بیت الفضل لندن میں آپ نماز کی انتظار میں بیٹھے تھے جب حضور پیچھے سے تشریف لائے تو پیار سے آپ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمانے لگے مرزا صاحب آپ بیٹھے رہیں۔

ایک دفعہ حضور آپ سے فرمانے لگے جب آپ لندن ہوتے ہیں تو مجھے بہت زیادہ خوشی رہتی ہے اور جب آپ چلے جاتے ہیں تو میں اس جگہ کو بھی پیار سے دیکھتا ہوں جس جگہ آپ آکر بیٹھتے ہیں۔ ایک دفعہ جب آپ لندن میں تھے تو فجر کی نماز پر آپ نہ آسکے۔ نماز کے بعد حضور فرمانے لگے کیا وجہ ہے کہ مرزا عبدالحق صاحب نہیں آئے۔

ظہر کی نماز پر جب آپ تشریف لائے تو کسی نے آپ کو یہ بات بتا دی آپ بے چین ہوئے اور

تین دفعہ ان سے کہا کہ حضور کو میری طرف سے عرض کرنا کہ میں دور رہتا ہوں اور آج فجر کی نماز کے وقت میری سواری کا بندوبست نہیں ہو سکا تھا۔

آپ کی حضرت مصلح موعود کے ساتھ اپنائیت کا واقعہ یوں بیان کیا:

حضرت مصلح موعود دریا کی سیر کے لئے نکلے اور کشتی میں سوار ہو گئے کچھ لوگ بھی ساتھ تھے اور صرف ایک آدمی کی جگہ تھی۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) اور خاکسار وہاں کنارے پر موجود تھے حضور نے فرمایا ناصر احمد آپ آجائیں۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ جب میں گورداسپور گیا تو حضور کو خط لکھا کہ آخر بیٹا ہی ہوتا ہے اگلی دفعہ جب میں قادیان گیا تو حضور مجھے اپنے ساتھ شکار کے لئے لے گئے۔ اس طرح میری دلجوئی فرمائی۔

اسی طرح کا ایک واقعہ یوں سنایا کہ ایک مرتبہ محترم کرنل مرزا داؤد احمد اور میں حضرت خلیفہ ثانی کے ساتھ اکٹھے کار میں سفر کر رہے تھے ایک جگہ سفر کے دوران ہرنوں کی ایک بڑی قطار نظر آئی۔ حضور نے ہم دونوں کو فرمایا کہ ہرن کا شکار کر کے لاؤ اور آپ وہاں سڑک کے کنارے کھڑے ہو گئے ہم دونوں بندوقیں لے کر شکار کے لئے گئے۔ فائر بھی کئے مگر ہرن بھاگ گئے۔ کچھ وقت گزر گیا جب ہم واپس آپ کے پاس آئے تو حضور نے مجھے مخاطب کر کے ازراہ مزاح فرمایا مرزا جی سلام ہرن گھر جا کر ضرور مر جائے گا۔ میں نے جواباً عرض کیا حضور سلام۔ واقعی ایک نہ ایک دن ضرور مر جائے گا۔

ایک دفعہ قبولیت دعا کا دلچسپ واقعہ سنایا کہ میں بس میں سوار کہیں جا رہا تھا میں نے دہی کی لسی پی ہوئی تھی اور پیٹ میں گڑ بڑ تھی اور حاجت محسوس ہوئی بس کو ٹھہرانا بھی عجیب لگ رہا تھا اور دوسری طرف کام برداشت سے باہر تھا۔ میں نے دعا کی کہ اے اللہ کوئی صورت نکال دے مثلاً بس پنکچر ہو جائے اور مجھے وقت مل جائے۔ چنانچہ اسی وقت بس کا ٹائر پھٹ گیا اور بس کھڑی ہو گئی۔ مجھے آسانی سے فارغ ہونے کا وقت میسر آ گیا۔ یوں تو یہ ایک معمولی سا واقعہ ہے لیکن میرے لئے بہت اہم تھا۔

آپ کی دین سے محبت اور دینی غیرت کا آئینہ دار یہ واقعہ بیان کے لائق ہے۔ آپ کے ایک بیٹے طاہر احمد صاحب فوت ہوئے تو یہ عاجز آپ کے پاس افسوس کے لئے حاضر ہوا۔ یہاں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ صاحب 1974ء کے حالات کی وجہ سے جماعت سے لاتعلق ہو گئے تھے۔ آپ نے بڑے زور سے کہا کہ بیٹا افسوس کس چیز کا۔ میرے لئے تو وہ اسی دن مر گیا تھا جس دن اس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ پھر فرمانے لگے وہ ایک بزدل شخص تھا خود بھی ضائع ہو گیا اور اپنی اولاد کو بھی ضائع کر دیا۔ آخر میں فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے حکم دے کہ اپنے تمام بیٹوں کو قربان کر دو تو میں ایک لمحہ کے لئے بھی نہ سوچوں اور اپنے تمام بچوں کو قربان کر دوں۔

ایسے مبارک وجود دنیا میں کم کم پیدا ہوتے ہیں آپ نے زندگی میں ہر ایک چیز پر اپنے خدا کو مقدم رکھا اور اس سے اپنے اس مضبوط تعلق کو آخری سانس تک وفا کے ساتھ نبھایا۔

آپ عابد و زاہد انسان تھے آپ نے ایک دفعہ مجھے بتایا کہ میں عموماً تہجد کی دو رکعت نماز ڈیڑھ گھنٹے میں ادا کرتا ہوں۔ آپ ہمیشہ باقاعدگی سے تہجد ادا کیا کرتے تھے۔ خاکسار کو آپ سے بہت محبت تھی اور آپ سے بھی بے انتہا محبت خاکسار کو ملی۔ ایک دفعہ مجھے بتایا کہ جب میں اپنے بچوں کا صدقہ دیتا ہوں تو آپ کا صدقہ بھی شامل کر لیتا ہوں۔

ایک دفعہ بتایا کہ تہجد میں ایک سجدے میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام دعاؤں کا اس عاجز کو وارث بنائے۔ آپ ایک غریب پرور انسان تھے۔ اکثر و بیشتر آپ کے گھر مختلف علاقوں سے غربا آتے آپ حسب استطاعت ان کی مالی مدد کیا کرتے تھے۔

خاکسار کے بھائی ظفر اللہ منگلا کی جب ایچی سن کالج لاہور سے آتے ہوئے 1991ء میں وفات ہوئی تو آپ ہمارے پاس افسوس کے لئے چک منگلا تشریف لائے اور بہت زیادہ وقت وہاں گزارا آپ مجھے فرمانے لگے کہ بیٹا جب جوانوں کے کندھوں پر کسی بوڑھے کی لاش جا رہی ہوتی ہے تو وہ موت نہیں ہوتی ہاں جب بوڑھوں کے کندھوں پر کسی جوان کی لاش جا رہی ہوتی ہے تو دراصل وہ موت کہلاتی ہے۔

مالی قربانی کا جذبہ بھی آپ کے اندر بہت زیادہ تھا مالی چندہ جات کی ہر تحریک میں آپ صف اول میں شامل تھے اور ہمیشہ چندہ سال کے شروع میں ہی ادا کر دیا کرتے تھے ایک عجیب واقعہ آپ نے سنایا کہ میں نے ایک مالی خوشحالی رکھنے والے شخص سے کچھ چندہ دینے کے لئے کہا تو وہ صاحب آئیں بائیں شائیں کرنے لگے جس پر میں نے اسے کہا کہ اچھا پھر مرنے سے پہلے یہ وصیت کر جانا کہ میرا سارا مال میرے ساتھ قبر میں رکھ دے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ چند دنوں کے بعد وفات پا گیا اور سب مال اسباب دنیا میں ہی چھوڑ گیا۔

ہمارے ایک دوست نے خواب میں دیکھا کہ ایک تخت لگا ہوا ہے حضرت مسیح موعود موجود ہیں اور خلفائے احمدیت بھی وہاں ہیں اور مرزا عبدالحق صاحب بھی ہیں میں نے دربان سے اجازت چاہی کہ میں بھی اندر جانا چاہتا ہوں۔ مجھے جواب ملا کہ یہ ایک بہت اہم میٹنگ ہے لہٰذا آپ اندر تشریف نہیں لے جا سکتے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی روح پر بیشمار رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

مرسلہ: مکرم ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب

گلوکوما یعنی کالا موتیا کا تعارف

نقصانات، علامات، احتیاطی تدابیر اور علاج

گلوکوما یا کالا موتیا کیا ہے

گلوکوما، جسے مقامی زبان میں کالا موتیا یا کالا پانی بھی کہتے ہیں، آنکھ کے اندرونی دباؤ کے بڑھنے سے پیدا ہونے والی ایک بیماری ہے۔ یہ بیماری آنکھ کے بصری عصب(Optic nerve) کو بتدریج نقصان دیتی ہوئی مکمل طور پر ختم کر دیتی ہے۔ بصری عصب (Optic nerve) پردۂ چشم (Retina) پر بننے والی شبیہ کو دماغ تک منتقل کرتی ہے۔ اس کے نقصان کی صورت میں نظر آہستہ آہستہ کم ہوتی ہوئی مستقل ختم ہو جاتی ہے۔

کالا موتیا کا نقصان اور بچاؤ

1۔ کالا موتیا ساری دنیا میں اندھے پن کی دوسری سب سے بڑی وجہ ہے۔ اس وقت دنیا میں 70 لاکھ کے قریب لوگ اس بیماری کی وجہ سے اندھے ہیں اور اندازہ لگایا گیا ہے کہ 2020ء تک یہ تعداد بڑھ کر ایک کروڑ بیس لاکھ افراد تک ہو سکتی ہے۔ پاکستان میں بھی یہ اندھے پن کی ایک بڑی وجہ ہے۔

2۔ بدقسمتی سے کالا موتیا کے شروع ہونے کی کوئی واضح علامت نہیں ہوتی یہاں تک کہ بیماری آخری درجہ میں داخل ہو جاتی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں بھی جہاں پر لوگ زیادہ تعلیم یافتہ ہیں اور صحت کی بہتر سہولتیں میسر ہیں 50 فیصد سے زیادہ لوگوں کو اپنی بیماری تک کا علم نہیں ہوتا۔ ترقی پذیر ممالک میں یہ شرح 90 فیصد تک ہو سکتی ہے۔ اس لئے اس بیماری کو ''نظر کا چھپا دشمن'' کہہ سکتے ہیں۔

3۔ کالا موتیا میں نظر کو جو نقصان ہوتا ہے وہ مستقل ہوتا ہے اور وہ کسی بھی طریقے سے واپس نہیں ہو سکتا۔ نظر کے بچاؤ کا واحد طریقہ اس کی ابتدائی مرحلے میں مکمل تشخیص اور علاج ہے جو ساری زندگی جاری رکھنا پڑتا ہے۔

کن لوگوں کو ہو سکتا ہے؟

1۔ ان لوگوں کو جن کی آنکھ کا اندرونی دباؤ زیادہ ہو۔
2۔ خاندان میں گلوکوما رکالا موتیا کی بیماری ہو۔
3۔ ذیابیطس کے مریض۔
4۔ بلڈ پریشر کے مریض۔
5۔ نزدیک نظری (Myopia) کے مریض
6۔ بعید نظری (Hypermetropia) کے مریض۔
7۔ آدھے سر کے درد (Migrain) کے مریض۔
8۔ سٹیرائڈز (Steroids) کا آنکھ میں خاص طور پر اور عمومی استعمال۔
9۔ ان مریضوں کو جن کو آنکھ کے دیگر امراض ہوں۔
10۔ آنکھ میں چوٹ لگنا۔

کالا موتیا کی علامات

1۔ عام طور پر اس کی کوئی خاص علامت نہیں ہوتی تا آنکہ مرض آنکھ کی 50 فیصد سے زیادہ نظر کو متاثر کر دے۔
2۔ مریض کی نظر بتدریج کم ہو۔
3۔ روشنی کے گرد رنگین ہالے نظر آنا۔
4۔ جلدی جلدی قریب کے لئے نظر کا چشمہ بدلنا۔
5۔ اندھیرے ماحول سے نظر کی جلدی سے مطابقت نہ ہونا۔
6۔ آنکھ اور سر میں مستقل درد ہونا۔
7۔ آنکھ اور سر میں اچانک درد ہونا اور اس کے ساتھ نظر کم ہونا۔

احتیاطی تدابیر

1۔ آنکھ کی ہر بیماری کا علاج مستند ماہر سے کرائیں۔
2۔ آنکھ کی دوائیں ماہر امراض چشم کے مشورے سے مخصوص مدت تک استعمال کریں۔
3۔ آنکھ میں سٹیرائڈز (Steroids) کا غیر ضروری استعمال نہ کریں اور جب کریں تو ماہر امراض چشم سے آنکھ کے دباؤ کے چیک کرنے پر اصرار کریں۔
4۔ وہ تمام لوگ جن کو گلوکوما رکالا موتیا ہونے کا زیادہ امکان ہے اپنی آنکھ کا معائنہ امراض چشم کے ماہر سے وقتاً فوقتاً کراتے رہیں۔
5۔ 40 سال کی عمر کے بعد سال میں ایک مرتبہ ضرور اپنی آنکھوں کا معائنہ کرائیں۔
6۔ بیماری ہونے کی صورت میں علاج میں کوئی غفلت نہ برتیں۔

کالا موتیا کا علاج

کالا موتیا کا علاج زیادہ تر بذریعہ دوا کیا جاتا ہے جس کا مقصد آنکھ کے اندرونی دباؤ کو کم کرنا ہے۔

اس کے علاوہ لیزر اور آپریشن کے ذریعے بھی علاج کیا جا سکتا ہے۔

گلوکوما رکالا موتیا کا علاج ایک مسلسل عمل ہے۔

آنکھ کا اندرونی دباؤ اگر دوائیوں یا آپریشن کے ذریعے کنٹرول ہو بھی جائے تو بھی آنکھ کا معائنہ ساری زندگی کرانا چاہئے۔

(بقیہ از صفحہ 2 سکالرشپس نظارت تعلیم)

نواب عباس احمد خان سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طلباء و طالبات کے لئے ہے جنہوں نے انٹرمیڈیٹ کے بعد بیچلر آف انجینئرنگ میں داخلہ لیا ہو۔

1	انجینئرنگ	انعم محمود	محمد اقبال	88.36	UET

خلیل احمد سولنگی شہید سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طلباء و طالبات کے لئے ہے جنہوں نے انٹرمیڈیٹ کے بعد بیچلر آف انجینئرنگ میں داخلہ لیا ہو۔

1	انجینئرنگ	علی حماد	ظہیر احمد	87.36	UET

پروفیسر رشیدہ تسنیم خان سکالرشپ

ایسے طلباء و طالبات جنہوں نے کسی منظور شدہ ادارہ سے BA پاس کیا ہو اور اردو یا فارسی یا عربی میں اچھے نمبر حاصل کئے ہوں اور جس مضمون میں زیادہ نمبر ہوں اور اسی مضمون میں MA میں کسی منظور شدہ ادارہ میں داخلہ حاصل کیا ہو۔

نمبر شمار	مضمون	نام	ولدیت	حاصل کردہ نمبر (%)	
1			کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی		
2			کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی		
3			کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی		

مرزا غلام قادر شہید سکالرشپ

یہ سکالرشپ ان طلباء و طالبات کے لئے ہے جنہوں نے BS کمپیوٹر سائنس میں داخلہ حاصل کیا ہو۔

1	کمپیوٹر سائنس	اسامہ صدیق	محمد صدیق ضیاء	79.18	یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیا

عزیز احمد میموریل سکالرشپ

یہ سکالرشپ ان طلباء و طالبات کے لئے ہے جنہوں نے Bachelors of Electrical Engineering میں داخلہ حاصل کیا ہو۔

1	الیکٹریکل انجینئرنگ	شکیب احمد	منظور احمد	87.82	NUST

(نظارت تعلیم)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

2/اپریل 2012ء

12:15 am	ریئل ٹاک
1:15 am	فوڈ فار تھاٹ
1:50 am	مشاعرہ
2:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مارچ 2012ء
4:00 am	رفقائے احمد
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:25 am	یسرنا القرآن
5:40 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6:10 am	لقاء مع العرب
7:15 am	فوڈ فار تھاٹ
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مارچ 2012ء
9:00 am	رفقائے احمد
10:00 am	فیتھ میٹرز
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
12:05 pm	آداب زندگی
12:40 pm	بستان وقف نو
2:00 pm	فرنچ پروگرام
3:15 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6:00 pm	بنگلہ سروس
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جون 2006ء
8:10 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
9:00 pm	درس حدیث
9:20 pm	راہ ہدیٰ
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	عربی سروس

3/اپریل 2012ء

12:35 am	لقاء مع العرب
1:40 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:10 am	گلشن وقف نو
3:10 am	تقاریر جلسہ سالانہ
3:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جون 2006ء
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	آداب زندگی
6:00 am	ان سائیٹ
6:25 am	لقاء مع العرب
7:30 am	فرنچ پروگرام
8:35 am	جلسہ یوم مصلح موعود
10:00 am	جلسہ سالانہ کینیڈا
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	ان سائیٹ
12:00 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
12:25 pm	یسرنا القرآن
1:00 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	درس ملفوظات
5:30 pm	ان سائیٹ
6:00 pm	بنگلہ سروس
7:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2008ء
8:05 pm	یسرنا القرآن
8:25 pm	گفتگو پروگرام
9:00 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9:25 pm	راہ ہدیٰ
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

۞ مکرم محمد اشفاق صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے ضلع نواب شاہ کی ایک جماعت گوٹھ محمد یونس (باندھی) کے ایک ناصر مکرم محمد یوسف صاحب ولد مکرم ولی محمد صاحب 19 فروری 2012ء کو انتقال کر گئے۔ان کی عمر 62 سال تھی۔ مرحوم ٹیوب ویل آپریٹر تھے۔ پہلے یہ خاندان قاضی احمد میں مقیم تھا۔ وہاں سے 1984ء میں باندھی کے نزدیک گوٹھ ادریس میں آ کر آباد ہو گئے۔مرحوم نے اولاد میں پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔جن میں سے 2 بیٹے اور چار بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔مرحوم گزشتہ دو سال سے گردوں کے عوارضات میں مبتلا تھے۔آخر میں یرقان بھی ہو گیا تھا۔مورخہ 20 فروری 2012ء کو ان کی نماز جنازہ مکرم نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ باندھی نے پڑھائی۔ مرحوم اپنے خاندان میں پڑھے لکھے صاحب فہم و ذکاء انسان تھے۔ جماعت کے ساتھ تعلق رکھنے والے اور چندہ جات میں بھی پابند تھے۔اکثر جماعت کے متعلق علمی گفتگو بھی کیا کرتے تھے۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بقیہ خاندان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کی اولاد ہمیشہ احمدیت سے وابستہ رہنے والی ہو۔

☆......☆......☆

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئرڈ یکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

زدجام عشق خاص
قوت و امساک کیلئے مشہور گولیاں
کیپسول روح شباب
امنگوں کو بڑھاتی اور طاقت کو واپس لاتی ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

ضرورت وارڈن برائے نرسنگ ہوسٹل

فضل عمر ہسپتال کے نرسنگ ہوسٹل میں فی میل وارڈن کی فوری ضرورت ہے۔درخواست دہندہ کی تعلیم کم از کم ایف اے اور عمر تقریباً 30 سال سے زائد ہونی چاہیئے۔کوالیفائیڈ خواہشمند امیدوار خواتین اپنی درخواستیں صدر صاحب/امیر صاحب جماعت کی سفارش سے بنام ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ جلد روانہ کریں۔ہوسٹل میں بطور وارڈن تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔مزید معلومات کیلئے دفتری اوقات میں فون نمبر 047-6215646 Ext:109 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد دین صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ بعارضہ معدہ اور بلڈ پریشر علیل ہیں جس کی وجہ سے کمزوری تشویشناک حد تک ہوگئی ہے۔مسلسل غنودگی کی کیفیت طاری ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

مکرمہ فرحت طارق صاحبہ دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ خاکسار کی خالہ جان محترمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب مرحوم بنت حضرت مولوی غلام علی صاحب راجیکی رفیق حضرت مسیح موعود بیمار ہیں اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ میری پیاری خالہ جان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

مکرم پروفیسر طارق بشیر صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد محترم بشیر احمد شمس صاحب چند دن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں زیر علاج رہنے کے بعد گھر واپس آ گئے ہیں۔پیس میکر (Pace maker) لگا دیا گیا ہے۔طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔احباب جماعت سے محترم والد صاحب کی شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ PH:047-6212434

ربوہ میں طلوع وغروب 29۔مارچ

طلوع فجر	4:35
طلوع آفتاب	5:59
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	6:27

LEARN LANGUAGE German
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

جرمن وکیوریٹو ہومیوادویات
ہر قسم کی جرمن وکیوریٹو ادویات کی وسیع ترین رینج کی خریداری کیلئے تشریف لاویں نیز سادہ گولیاں، ٹیوبز و ڈراپرز، 117 ادویات کا بریف کیس بھی دستیاب ہے
ڈاکٹر راجہ ہومیو کالج روڈ ربوہ
فون:0476213156

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ فون دکان 6212837
Mob:03007700369

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری:6215713 گھر:6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل:0332-7063013

FR-10